

کر پاک ہوگئی، وہاں دودن کا قیام ہے۔ وہاں قصر کرے گی یا پوری نماز پڑھے گی؟

(جواب): ایسی عورت قصر کر سکتی ہے، کیونکہ وہ مسافر ہے۔ حالت حیض میں

سفر کے احکام ساقط نہیں ہوتے۔ عمومی دلائل کا یہی تقاضا ہے۔

بعض لوگوں نے لکھا ہے:

”مسئلہ: چار منزل جانے کی نیت سے چلی، پہلی دو منزلیں حیض کی حالت میں

گزریں، تب بھی وہ مسافر نہیں ہے۔ اب نہادھو کر پوری چار رکعتیں پڑھے۔“

(بہشتی زیور از تھانوی، حصہ دوم، ص: 49، احسن الفتاویٰ از لدھیانوی: 87/4، عمدۃ الفقہ از

زوّار حسین دیوبندی، حصہ دوم، ص: 414)

یہ بالکل بے دلیل بات ہے۔

(سوال 12): کیا جنات کا وجود ہے؟

(جواب): قرآن و حدیث اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہے کہ

جنات کا وجود ہے۔ تیس کے قریب آیات قرآنی اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں، جیسا کہ:

﴿فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ﴾

(الأنعام 6: 112)

”اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے شیطان جنوں اور انسانوں کو دشمن بنایا۔“

نیز فرمایا:

﴿وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ﴾ (الحجر 15: 27)

”اور جنوں کو ہم نے اس سے پہلے لو والی آگ سے پیدا کیا۔“

لیکن جہمیہ، معتزلہ، فلاسفہ، جمہور قدری اور دیگر ملحد و زندیق لوگ جنات کے وجود کو نہیں مانتے۔

✽ شیخ الاسلام، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (661-728ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ يُخَالِفْ أَحَدٌ مِّنْ طَوَائِفِ الْمُسْلِمِينَ فِي وُجُودِ الْجِنِّ، وَلَا فِي أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، وَجُمْهُورُ طَوَائِفِ الْكُفَّارِ عَلَى إِثْبَاتِ الْجِنِّ، أَمَّا أَهْلُ الْكِتَابِ، مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، فَهُمْ مَقْرُونٌ بِهِمْ كَإِقْرَارِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنْ وُجِدَ فِيهِمْ مَنْ يُنْكِرُ ذَلِكَ، وَكَمَا يُوْجَدُ فِي الْمُسْلِمِينَ مَنْ يُنْكِرُ ذَلِكَ، كَمَا يُوْجَدُ فِي طَوَائِفِ الْمُسْلِمِينَ الْغَالِطُونَ، وَالْمُعْتَرِلَةَ مَنْ يُنْكِرُ ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ جُمْهُورُ الطَّائِفَةِ وَأَيْمَتُهَا مُقَرِّينَ بِذَلِكَ، وَهَذَا لِأَنَّ وُجُودَ الْجِنِّ تَوَاتَرَتْ بِهِ أَخْبَارُ الْأَنْبِيَاءِ تَوَاتُرًا مَّعْلُومًا بِالِاضْطِرَّارِ، وَمَعْلُومٌ بِالِاضْطِرَّارِ أَنَّهُمْ أَحْيَاءُ، عَقْلَاءُ، فَاعِلُونَ بِالْإِرَادَةِ، بَلْ مَأْمُورُونَ مِنْهُمْ، لَيْسُوا صِفَاتٍ وَأَعْرَاضًا قَائِمَةً بِالْإِنْسَانِ أَوْ غَيْرِهِ، كَمَا يَزْعُمُهُ بَعْضُ الْمَلَاحِدَةِ، فَلَمَّا كَانَ أَمْرُ الْجِنِّ مُتَوَاتِرًا عَنِ الْأَنْبِيَاءِ تَوَاتُرًا ظَاهِرًا، تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ، لَمْ يُمَكِّنْ لِطَائِفَةٍ كَبِيرَةٍ مِّنَ الطَّوَائِفِ الْمُؤْمِنِينَ بِالرُّسُلِ أَنْ تُنْكِرَهُمْ.

”مسلمانوں کے کسی بھی گروہ نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ جنوں کا وجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ان کی طرف بھی مبعوث فرمایا ہے۔ کافروں کے بھی اکثر گروہ جنوں کے وجود کے اقراری ہیں۔ رہے اہل کتاب، تو وہ بھی مسلمانوں کی طرح اس حقیقت کے اقراری ہیں۔ اگرچہ ان میں کئی لوگ ایسے ہیں، جو جنوں کے وجود کے منکر ہیں، جیسے مسلمانوں میں بھی ایسے گمراہ لوگ موجود ہیں۔ معتزلہ میں سے بعض لوگ جنوں کے وجود کو نہیں مانتے، اگرچہ ان کی اکثریت اور ان کے ائمہ جنوں کے اقراری ہیں۔ جنوں کے وجود کے بارے میں انبیاء کرام کی ایسی متواتر احادیث موجود ہیں، جن سے لازمی طور پر یہ بات معلوم ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی مسلم ہے کہ جن زندہ ہیں، عقل و شعور رکھتے ہیں اور ان میں اپنے ارادے کو سرانجام دینے کی صلاحیت بھی موجود ہے، بلکہ انہیں اللہ کی طرف سے (نیکوں کا) حکم بھی دیا گیا ہے اور (برائیوں سے) منع بھی کیا گیا ہے۔ جن کوئی صفات و اعراض نہیں، جو خود مستقل وجود نہ رکھتے ہوں، بلکہ انسان وغیرہ کے ساتھ قائم ہوں، جیسا کہ بعض ملحدین نے کہا ہے۔ جب جنوں کا معاملہ انبیاء کرام سے متواتر طور پر ثابت ہے، جسے خاص و عام سب جانتے ہیں، تو رسولوں پر ایمان لانے والے لوگوں کے کسی بڑے گروہ کے لیے جنوں کے وجود کا انکار ممکن نہیں ہو سکا۔“

(مجموع الفتاوی: 10/19)

نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ جَمِيعَ طَوَائِفِ الْمُسْلِمِينَ يَقْرُونَ بِوُجُودِ الْجِنِّ، وَكَذَلِكَ

جُمْهُورُ الْكُفَّارِ، كَعَامَّةِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَكَذَلِكَ عَامَّةُ مُشْرِكِي الْعَرَبِ، وَغَيْرِهِمْ مِّنْ أَوْلَادِ الْهَذِيلِ وَالْهِنْدِ، وَغَيْرِهِمْ مِّنْ أَوْلَادِ حَامٍ، وَكَذَلِكَ جُمْهُورُ الْكِنَعَانِيِّينَ وَالْيُونَانِيِّينَ، وَغَيْرِهِمْ مِّنْ أَوْلَادِ يَافِثَ.

”مسلمانوں کے تمام فرقے جنوں کے وجود کو مانتے ہیں، اسی طرح جمہور کفار، مثلاً؛ عام اہل کتاب، اکثر مشرکین عرب، ہذیل و ہند کی اولاد، حام کی اولاد، اکثر کنعانی و یونانی اور اولادِ یافث، سب جنوں کے وجود کے اقراری ہیں۔“

(مجموع الفتاوی: 13/19)

❁ علامہ ابن حجر ہیتمی (909-974ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْجَبَانُ؛ فَأَهْلُ السُّنَّةِ يُؤْمِنُونَ بِوُجُودِهِمْ، وَإِنْكَارُ الْمُعْتَزِلَةِ لَوْجُودِهِمْ؛ فِيهِ مُخَالَفَةٌ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ، بَلْ أَلْزَمُوا بِهِ كُفْرًا، لِأَنَّ فِيهِ تَكْذِيبُ النُّصُوصِ الْقَطْعِيَّةِ بِوُجُودِهِمْ، وَمِنْ ثَمَّ قَالَ بَعْضُ الْمَالِكِيَّةِ: الصَّوَابُ كُفْرُ مَنْ أَنْكَرَ وُجُودَهُمْ، لِأَنَّهُ جَحَدَ نَصِّ الْقُرْآنِ، وَالسُّنَنِ الْمُتَوَاتِرَةِ، وَالْإِجْمَاعِ الضَّرُورِيِّ.

”اہل سنت جنوں کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں۔ معتزلہ نے ان کے وجود کا انکار کر کے کتاب و سنت اور اجماع کی مخالفت کی ہے، بلکہ اس کے ذریعے انہوں نے کفر لازم کر لیا ہے۔ اسی لیے تو بعض مالکیوں نے کہا ہے کہ جنوں کے وجود کے انکاری کا کافر ہونا ہی رائج ہے، کیونکہ ایسا شخص قرآن کریم،

احادیثِ نبویہ اور حتمی اجماعِ امت کی نصوص کا انکار کرتا ہے۔“

(الفتاویٰ الحدیثیہ، ص: 89)

معلوم ہوا کہ جو شخص جنات کے وجود کا منکر ہے، وہ قرآن و سنت اور اجماع کی تکذیب کی بنا پر پکا کافر ہے۔

سوال (13): کیا نبی اکرم ﷺ جنات کی طرف بھی مبعوث ہیں؟

جواب: یہ مسلمانوں کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ جن و

انس کی طرف مبعوث ہوئے اور جن بھی شریعتِ محمدیہ ﷺ کے پابند ہیں۔

اجماعِ امت:

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (368-463ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولٌ إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ، هَذَا مِمَّا فَضَّلَ بِهِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَنَّهُ بُعِثَ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً؛ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَغَيْرُهُ لَمْ يُرْسَلْ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَلِيلُ ذَلِكَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ دُعَائِهِمْ إِلَى الْإِيمَانِ بِقَوْلِهِ فِي مَوَاضِعَ مِنْ كِتَابِهِ: يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ .

”اس بات میں مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ محمد ﷺ انسانوں اور جنوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں۔ یہ ایسی خصوصیت ہے، جس کی بنا پر آپ ﷺ کو دوسرے انبیاء پر فضیلت حاصل ہے کہ آپ ﷺ کو تمام مخلوقات